

(۱) وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَذْكُرُ فِيهَا ابْتِدَاءَ خَلْقِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَخَلْقِ آدَمَ

اس میں ابتدائے آفرینش زمین و آسمان اور پیدائش آدم علیہ السلام کا ذکر فرمایا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَبْلُغُ مَدْحَتَهُ الْقَائِلُونَ، وَلَا يُحْصِي نِعَمَاتُهُ الْعَادُونَ، وَلَا يُؤَدِّي حَقَّهُ الْمُجْتَهِدُونَ، الَّذِي لَا يُدْرِكُهُ بَعْدُ الْهَمَمُ، وَلَا يَنَالُهُ غَوْصُ الْفِطْنِ، الَّذِي لَيْسَ لِصِفَتِهِ حَدٌّ مَحْدُودٌ، وَلَا نَعْتُ مَوْجُودٌ، وَلَا وَقْتُ مَعْدُودٌ، وَلَا أَجَلٌ مَمْدُودٌ.

تمام حمد اس اللہ کیلئے ہے، جس کی مدح تک بولنے والوں کی رسائی نہیں، جس کی نعمتوں کو گننے والے گن نہیں سکتے، نہ کوشش کرنے والے اس کا حق ادا کر سکتے ہیں، نہ بلند پرواز ہمتیں اسے پا سکتی ہیں، نہ عقل و فہم کی گہرائیاں اس کی تک پہنچ سکتی ہیں۔ اس کے کمال ذات کی کوئی حد معین نہیں، نہ اس کیلئے توصیفی الفاظ ہیں، نہ اس (کی ابتدا) کیلئے کوئی وقت ہے جسے شمار میں لایا جاسکے، نہ اس کی کوئی مدت ہے جو کہیں پر ختم ہو جائے۔

فَطَرِ الْخَلَائِقِ بِقُدْرَتِهِ، وَنَشَرَ الرِّيحَ بِرَحْمَتِهِ، وَتَدَّ بِالْصُّخُورِ مِيدَانَ أَرْضِهِ.

اس نے مخلوقات کو اپنی قدرت سے پیدا کیا، اپنی رحمت سے ہواؤں کو چلایا اور تھر تھراتی ہوئی زمین پر پہاڑوں کی میخیں گاڑیں۔

أَوَّلُ الدِّينِ مَعْرِفَتُهُ، وَكَمَالُ مَعْرِفَتِهِ التَّصَدِيقُ بِهِ، وَكَمَالُ التَّصَدِيقِ بِهِ تَوْحِيدُهُ، وَكَمَالُ تَوْحِيدِهِ الْإِخْلَاصُ لَهُ، وَكَمَالُ الْإِخْلَاصِ لَهُ نَفْيُ الصِّفَاتِ عَنْهُ، لِشَهَادَةِ كُلِّ صِفَةٍ أَنَّهَا غَيْرُ الْمَوْصُوفِ، وَشَهَادَةِ كُلِّ مَوْصُوفٍ أَنَّهُ غَيْرُ الصِّفَةِ.

دین کی ابتدا [۱] اس کی معرفت ہے، کمال معرفت اس کی تصدیق ہے، کمال تصدیق توحید ہے، کمال توحید تنزیہ و اخلاص ہے اور کمال تنزیہ و اخلاص یہ ہے کہ اس سے صفتوں کی نفی کی جائے، کیونکہ ہر صفت شاہد ہے کہ وہ اپنے موصوف کی غیر ہے اور ہر موصوف شاہد ہے کہ وہ صفت کے علاوہ کوئی چیز ہے۔

فَمَنْ وَصَفَ اللَّهَ سُبْحَانَهُ فَقَدْ قَرَنَهُ، وَمَنْ قَرَنَهُ فَقَدْ ثَنَاهُ، وَمَنْ ثَنَاهُ فَقَدْ جَزَّاهُ، وَمَنْ جَزَّاهُ فَقَدْ جَهَلَهُ، وَمَنْ جَهَلَهُ فَقَدْ أَشَارَ إِلَيْهِ، وَمَنْ أَشَارَ إِلَيْهِ فَقَدْ حَدَّهُ، وَمَنْ حَدَّهُ فَقَدْ عَدَّهُ، وَمَنْ قَالَ: «فِيمَ؟» فَقَدْ ضَمَّنَهُ، وَمَنْ قَالَ: «عَلَامَ؟» فَقَدْ أَخْلَى مِنْهُ.

لہذا جس نے ذات الہی کے علاوہ صفات مانے اس نے ذات کا ایک دوسرا ساتھی مان لیا اور جس نے اس کی ذات کا کوئی اور ساتھی مانا اس نے دوئی پیدا کی اور جس نے دوئی پیدا کی اس نے اس کیلئے جز بنا ڈالا اور جو اس کیلئے اجزا کا قائل ہوا وہ اس سے بے خبر رہا اور جو اس سے بے خبر رہا اس نے اسے قابل اشارہ سمجھ لیا اور جس نے اسے قابل اشارہ سمجھ لیا اس نے اس کی حد بندی کر دی اور جو اسے محدود سمجھا وہ اسے دوسری چیزوں ہی کی قطاریں لے آیا اور جس نے یہ کہا کہ ”وہ کس چیز میں ہے؟“ اس نے اسے کسی شے کے ضمن میں فرض کر لیا اور جس نے یہ کہا کہ ”وہ کس چیز پر ہے؟“ اس نے اسے اور جگہیں اس سے خالی سمجھ لیں۔

كَأَنَّ لَا عَنْ حَدِّثٍ، مَوْجُودٌ لَا عَنْ عَدَمٍ، مَعَ كُلِّ شَيْءٍ لَا بِمُقَارَنَةٍ، وَغَيْرُ كُلِّ شَيْءٍ لَا بِمُزَايَلَةٍ، فَاعِلٌ لَا بِمَعْنَى الْحَرَكَاتِ وَالْأَلَةِ، بَصِيرٌ إِذْ لَا مَنْظُورَ إِلَيْهِ مِنْ خَلْقِهِ، مُتَوَجِّدٌ إِذْ لَا سَكَنَ يَسْتَأْنِسُ بِهِ وَلَا يَسْتَوْحِشُ لِفَقْدِهِ.

وہ ہے ہوا نہیں، موجود ہے مگر عدم سے وجود میں نہیں آیا، وہ ہر شے کے ساتھ ہے نہ جسمانی اتصال کی طرح، وہ ہر چیز سے علیحدہ ہے نہ جسمانی دوری کے طور پر، وہ فاعل ہے لیکن حرکات و آلات کا محتاج نہیں، وہ اس وقت بھی دیکھنے والا تھا جب کہ مخلوقات میں کوئی چیز دکھائی دینے والی نہ تھی، وہ یگانہ ہے اس لئے کہ اس کا کوئی ساتھی ہی نہیں ہے کہ جس سے وہ مانوس ہو اور اسے کھو کر پریشان ہو جائے۔

أَنْشَأَ الْخَلْقَ إِنْشَاءً، وَابْتَدَأَهُ ابْتِدَاءً، بِلَا رَوِيَّةٍ أَجَالَهَا، وَلَا تَجَرِبَةٍ اسْتَفَادَهَا، وَلَا حَرَكَةٍ أَحَدَتْهَا، وَلَا هَمَامَةَ نَفْسٍ اضْطَرَبَ فِيهَا. أَحَالَ الْأَشْيَاءَ لِأَوْقَاتِهَا، وَلَتَمَّ بَيْنَ مُخْتَلِفَاتِهَا، وَغَرَزَ غَرَائِزَهَا وَالَزَمَهَا أَشْبَاحَهَا، عَالِمًا بِهَا قَبْلَ ابْتِدَائِهَا، مُحِيطًا بِحُدُودِهَا وَانْتِهَائِهَا، عَارِفًا بِقَرَائِنِهَا وَأَحْنَائِهَا.

اس نے پہلے پہل خلق کو ایجاد کیا بغیر کسی فکر کی جولانی کے اور بغیر کسی تجربہ کے جس سے فائدہ اٹھانے کی اسے ضرورت پڑی ہو اور بغیر کسی حرکت کے جسے اس نے پیدا کیا ہو اور بغیر کسی ولولہ اور جوش کے جس سے وہ بیتاب ہوا ہو۔ ہر چیز کو اس کے وقت کے حوالے کیا، بے

جوڑ چیزوں میں توازن و ہم آہنگی پیدا کی، ہر چیز کو جداگانہ طبیعت اور مزاج کا حامل بنایا اور ان طبیعتوں کیلئے مناسب صورتیں ضروری قرار دیں۔ وہ ان چیزوں کو ان کے وجود میں آنے سے پہلے جانتا تھا، ان کی حد و نہایت پر احاطہ کئے ہوئے تھا اور ان کے نفوس و اعضاء کو پہچانتا تھا۔

ثُمَّ أَنشَأَ سُبْحَانَهُ فَتَقَّ الْأَجْوَاءَ، وَ شَقَّ الْأَرْجَاءَ، وَ سَكَاتِكَ الْهَوَاءَ، فَأَجْرَى فِيهَا مَاءً مُتَلَاطِمًا تَيَّارُهُ، مُتَرَاكِمًا زَخَّارُهُ، حَمَلَهُ عَلَى مَتْنِ الرِّيحِ الْعَاصِفَةِ، وَ الزَّعْزَعِ الْقَاصِفَةِ، فَأَمَرَهَا بِرِدِّهِ، وَ سَلَّطَهَا عَلَى شِدِّهِ، وَ قَرَنَهَا إِلَى حَدِّهِ، الْهَوَاءَ مِنْ تَحْتِهَا فَتَيَّقُ وَ الْمَاءَ مِنْ فَوْقِهَا دَفِيقُ.

پھر یہ کہ اس نے کشادہ فضا، وسیع اطراف و اکناف اور خلا کی وسعتیں خلق کیں اور ان میں ایسا پانی بہایا جس کے دریائے موج کی لہریں طوفانی اور بحر زخار کی موجیں تہ بہ تہ تھیں، اسے تیز ہوا اور تند آندھی کی پشت پر لادا، پھر اسے پانی کے پلٹانے کا حکم دیا اور اسے اس کے پابند رکھنے پر قابو دیا اور اسے پانی کی سرحد سے ملا دیا۔ اس کے نیچے ہوا دور تک پھیلی ہوئی تھی اور اوپر پانی ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔

ثُمَّ أَنشَأَ سُبْحَانَهُ رِيحًا اِعْتَقَمَ مَهَبُهَا، وَ اَدَامَ مُرَبَّهَا، وَ اَعْصَفَ مَجْرَاهَا، وَ اَبْعَدَ مَنْشَاهَا، فَأَمَرَهَا بِتَصْفِيْقِ الْمَاءِ الزَّخَّارِ، وَ اِثَارَةِ مَوْجِ الْبَحَارِ، فَمَخَضَتْهُ مَخْضَ السِّقَاءِ، وَ عَصَفَتْ بِهِ عَصْفَهَا بِالْفَضَاءِ، تَرْدُ اَوَّلِهِ اِلَى الْخِرِّهِ، وَ سَاجِيَهُ اِلَى مَآثِرِهِ حَتَّى عَبَّ عُبَابُهُ، وَ رَمَى بِالزَّبْدِ رُكَامُهُ، فَرَفَعَهُ فِيْ هَوَآءٍ مُنْفَتِقٍ، وَ جَوَّ مُنْفَهَقٍ، فَسَوَّى مِنْهُ سَبْعَ سَمُوتٍ، جَعَلَ سَفْلَاهُنَّ مَوْجًا مَكْفُوفًا وَ اَعْلَاهُنَّ سَقْفًا مَحْفُوظًا، وَ سَمَكًا مَرْفُوعًا بِغَيْرِ عَمَدٍ يَّدْعُمُهَا، وَ لَا دِسَارٍ يَنْظِمُهَا. ثُمَّ زَيَّنَهَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ، وَ ضِيَاءِ الثَّوَابِقِ وَ اَجْرَى فِيْهَا سِرَاجًا مُسْتَطِيرًا، وَ قَمَرًا مُنِيرًا فِيْ فَلَكَ دَائِرٍ، وَ سَقْفٍ سَائِرٍ، وَ رَقِيمٍ مَآثِرٍ.

پھر اللہ سبحانہ نے اس پانی کے اندر ایک ہوا خلق کی جس کا چلنا بانجھ (بے ثمر) تھا اور اسے اس کے مرکز پر قرار رکھا، اس کے جھونکے تیز کر دیئے اور اس کے چلنے کی جگہ دور و دراز تک پھیلا دی، پھر اس ہوا کو مامور کیا کہ وہ پانی کے ذخیرے کو تھپیڑے دے اور بحر بے کراں کی موجوں کو اچھالے۔ اس ہوا نے پانی کو یوں متھ دیا جس طرح دہی کے مشکیزے کو متھا جاتا ہے اور اسے دھکیلتی ہوئی تیزی سے چلی جس طرح خالی فضا میں چلتی ہے اور پانی کے ابتدائی حصے کو آخری حصے پر اور ٹھہرے ہوئے کو چلتے ہوئے پانی پر پلٹانے لگی، یہاں تک کہ اس متلاطم پانی کی سطح بلند ہو گئی اور وہ تہ بہ تہ پانی جھاگ دینے لگا، اللہ نے وہ جھاگ کھلی ہوا اور کشادہ فضا کی طرف اٹھائی اور اس سے ساتوں آسمان پیدا کئے۔ نیچے والے آسمان کو رکی ہوئی موج کی طرح بنایا اور اوپر والے آسمان کو محفوظ چھت اور بلند عمارت کی صورت میں اس طرح قائم کیا کہ نہ ستونوں کے سہارے کی حاجت تھی، نہ بندھنوں سے جوڑنے کی ضرورت۔ پھر ان کو ستاروں کی سج دھج اور روشن تاروں کی چمک دمک سے آراستہ کیا اور ان میں ضو پاش چراغ اور جلمگاتا چاند رواں کیا جو گھومنے والے فلک، چلتی پھرتی چھت اور جنبش کھانے والی لوح میں ہے۔

ثُمَّ فَتَقَّ مَا بَيْنَ السَّمُوتِ الْعُلَا، فَمَلَّاهُنَّ اَطْوَارًا مِّنْ مَّلَئِكَتِهِ: مِنْهُمْ سُجُودٌ لَا يَرْكَعُونَ، وَ رُكُوعٌ لَا يَنْتَصِبُونَ، وَ صَافُونَ لَا يَتَرَايُونَ، وَ مُسَبِّحُونَ لَا يَسَامُونَ، لَا يَغْشَاهُمْ نَوْمُ الْعِيُونِ، وَ لَا سَهْوُ الْعُقُولِ، وَ لَا فِتْرَةُ الْاَبْدَانِ، وَ لَا غَفْلَةُ النَّسِيَانِ.

پھر خداوند عالم نے بلند آسمانوں کے درمیان شگاف پیدا کئے اور ان کی وسعتوں کو طرح طرح کے فرشتوں سے بھر دیا۔ کچھ ان میں سر بسجود ہیں جو رکوع نہیں کرتے، کچھ رکوع میں ہیں جو سیدھے نہیں ہوتے، کچھ صفیں باندھے ہوئے ہیں جو اپنی جگہ نہیں چھوڑتے اور کچھ پاکیزگی بیان کر رہے ہیں جو اکتاتے نہیں، نہ ان کی آنکھوں میں نیند آتی ہے، نہ ان کی عقلوں میں بھول چوک پیدا ہوتی ہے، نہ ان کے بدنوں میں سستی و کالی آتی ہے، نہ ان پر نسیان کی غفلت طاری ہوتی ہے۔

و مِنْهُمْ اَمْنَاءُ عَلَى وَحْيِهِ، وَ اَلْسِنَةٌ اِلَى رُسُلِهِ، وَ مُخْتَلِفُونَ بِقَضَائِهِ وَ اَمْرِهِ. وَ مِنْهُمْ الْحَفَظَةُ لِعِبَادِهِ، وَ السَّدَنَةُ لِابْوَابِ جَنَانِهِ. وَ مِنْهُمْ الثَّابِتَةُ فِي الْاَرْضَيْنِ السُّفْلَى اَقْدَامُهُمْ، وَ الْمَارِقَةُ مِنَ السَّمَآءِ الْعُلْيَا اَعْنَاقُهُمْ، وَ الْخَارِجَةُ مِنَ الْاَقْطَارِ اَرْكَانُهُمْ، وَ الْمُنَاسِبَةُ لِقَوَائِمِ الْعَرْشِ اَكْتَافُهُمْ، نَاصِيَةٌ دُونَهُ اَبْصَارُهُمْ، مُتَلَفِعُونَ تَحْتَهُ بِاَجْنَحَتِهِمْ، مَضْرُوبَةٌ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَنْ دُونَهُمْ حُجُبُ الْعِزَّةِ، وَ اسْتَارُ الْقُدْرَةِ، لَا يَتَوَهَّمُونَ رَبَّهُمْ بِالتَّصْوِيرِ، وَ لَا يُجْرُونَ عَلَيْهِ صِفَاتِ الْمَصْنُوعِينَ، وَ لَا يَحْدُونَهُ بِالْاَمَاكِنِ، وَ لَا يُشِيرُونَ اِلَيْهِ بِالنَّظَائِرِ.

ان میں کچھ تو وحی الہی کے امین، اس کے رسولوں کی طرف پیغام رسانی کیلئے زبانِ حق اور اس کے قطعی فیصلوں اور فرمانوں کو لے کر

آنے جانے والے ہیں، کچھ اس کے بندوں کے نگہبان اور جنت کے دروازوں کے پاسبان ہیں، کچھ وہ ہیں جن کے قدم زمین کی تہ میں جے ہوئے ہیں (اور ان کی گردنیں بلند ترین آسمانوں سے بھی باہر نکلی ہوئی ہیں) اور ان کے پہلو اطراف عالم سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں، ان کے شانے عرش کے پایوں سے میل کھاتے ہیں، عرش کے سامنے ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہیں اور اس کے نیچے اپنے پروں میں لپٹے ہوئے ہیں اور ان میں اور دوسری مخلوق میں عزت کے حجاب اور قدرت کے سراپردے حامل ہیں۔ وہ شکل و صورت کے ساتھ اپنے رب کا تصور نہیں کرتے، نہ اس پر مخلوق کی صفتیں طاری کرتے ہیں، نہ اسے محل و مکان میں گھرا ہوا سمجھتے ہیں، نہ اشباہ و نظائر سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

[صِفَةُ خَلْقِ آدَمَ]

[آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بارے میں فرمایا:]

ثُمَّ جَمَعَ سُبْحَانَهُ مِنْ حَزَنِ الْأَرْضِ وَ سَهْلِهَا، وَعَذِبِهَا وَ سَبَخِهَا، تُرْبَةً سَنَهَا بِالْمَاءِ حَتَّى خَلَصَتْ، وَ لَا طَهَا بِالْبَلَّةِ حَتَّى لَزُبَتْ، فَجَبَلَ مِنْهَا صُورَةً ذَاتَ أَحْنَاءٍ وَ وُضُولٍ، وَ أَعْضَاءٍ وَ فُضُولٍ، أَجْمَدَهَا حَتَّى اسْتَمْسَكَتْ، وَ أَصْلَدَهَا حَتَّى صَلَصَلَتْ، لَوْفَتٍ مَعْدُودٍ، وَ أَمَدٍ مَعْلُومٍ.

پھر اللہ نے سخت و نرم اور شیریں و شورہ زار زمین سے مٹی جمع کی، اسے پانی سے اتنا بھگولیا کہ وہ صاف ہو کر نتھر گئی اور تری سے اتنا گوندھا کہ اس میں لس پیدا ہو گیا، اس سے ایک ایسی صورت بنائی جس میں موڑ ہیں اور جوڑ، اعضاء ہیں اور مختلف حصے، اسے یہاں تک سکھایا کہ وہ خود تھم سکی اور اتنا سخت کیا کہ وہ کھنکھانے لگی۔ ایک وقت معین اور مدت معلوم تک اسے یونہی رہنے دیا۔

ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا مِنْ رُوحِهِ فَمَثَلَتْ إِنْسَانًا ذَا أَذْهَانٍ يُجِيلُهَا، وَ فِكْرٍ يَتَصَرَّفُ بِهَا، وَ جَوَارِحَ يَخْتَدِمُهَا، وَ أَدَوَاتٍ يُقَلِّبُهَا، وَ مَعْرِفَةٍ يَفْرُقُ بِهَا بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ، وَ الْأَذْوَاقِ وَ الْمَشَامِ، وَ الْأَلْوَانِ وَ الْأَجْنَاسِ، مَعْجُونًا بِطِينَةِ الْأَلْوَانِ الْمُخْتَلِفَةِ، وَ الْأَشْبَاهِ الْمُتَوَاتِفَةِ، وَ الْأَضْدَادِ الْمُتَعَادِيَةِ، وَ الْأَخْلَاطِ الْمُتَبَايِنَةِ، مِنَ الْحَرِّ وَ الْبَرْدِ، وَ الْبَلَّةِ وَ الْجُمُودِ،

پھر اس میں روح پھونکی تو وہ ایسے انسان کی صورت میں کھڑی ہو گئی جو قوائے ذہنی کو حرکت دینے والا، فکری حرکات سے تصرف کرنے والا، اعضاء و جوارح سے خدمت لینے والا اور ہاتھ پیروں کو چلانے والا ہے اور ایسی شناخت کا مالک ہے جس سے حق و باطل میں تمیز کرتا ہے اور مختلف مزوں، بوؤں، رنگوں اور جنسوں میں فرق کرتا ہے۔ خود رنگا رنگ کی مٹی اور ملتی جلتی ہوئی موافق چیزوں اور مخالف ضدوں اور متضاد خلطوں سے اس کا خمیر ہوا ہے، یعنی گرمی، سردی، تری، خشکی کا بیکر ہے۔

وَ اسْتَأْذَى اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْمَلَائِكَةَ وَ دِيعَتَهُ لَدَيْهِمْ، وَ عَهْدَ وَصِيَّتِهِ إِلَيْهِمْ، فِي الْإِذْعَانِ بِالسُّجُودِ لَهُ، وَ الْخُشُوعِ لِتَكْرِمَتِهِ، فَقَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿سَجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ﴾، اَعْتَرَتْهُ الْحَمِيَّةُ، وَ غَلَبَتْ عَلَيْهِ الشَّقْوَةُ، وَ تَعَزَّزَ بِخَلْقَةِ النَّارِ، وَ اسْتَوْهَنَ خَلْقَ الصَّلْصَالِ، فَأَعْطَاهُ اللَّهُ النَّظْرَةَ اسْتِحْقَاقًا لِلْسُّخْطَةِ، وَ اسْتِثْمَامًا لِلْبَلِيَّةِ، وَ انْجَازًا لِلْعِدَّةِ، فَقَالَ: ﴿إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ﴾ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿﴾.

پھر اللہ نے فرشتوں سے چاہا کہ وہ اس کی سوچی ہوئی ودیعت ادا کریں اور اس کے پیمان و وصیت کو پورا کریں جو سجدہ آدم کے حکم کو تسلیم کرنے اور اس کی بزرگی کے سامنے تواضع و فروتنی کیلئے تھا۔ اس لئے اللہ نے کہا کہ: ”آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو، ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا“، اسے عصیت نے گھیر لیا، بدبختی اس پر چھا گئی، آگ سے پیدا ہونے کی وجہ سے اپنے کو بزرگ و برتر سمجھا، اور کھنکھاتی ہوئی مٹی کی مخلوق کو ذلیل جانا، اللہ نے اسے مہلت دی تاکہ وہ پورے طور پر غضب کا مستحق بن جائے اور (بنی آدم) کی آزمائش پایہ تکمیل تک پہنچے اور وعدہ پورا ہو جائے۔ چنانچہ اللہ نے اس سے کہا کہ: ”تجھے وقت معین کے دن تک کی مہلت ہے۔“

ثُمَّ اسْكَنَّ سُبْحَانَهُ آدَمَ دَارًا ارْغَدَ فِيهَا عَيْشَتَهُ، وَ اَمَّنَ فِيهَا مَحَلَّتَهُ، وَ حَذَرَهُ إِبْلِيسَ وَ عِدَاوَتَهُ، فَاعْتَرَتْهُ عَدُوُّهُ نَفَاسَةً عَلَيْهِ بِدَارِ الْمَقَامِ، وَ مُرَافَقَةِ الْأَبْرَارِ، فَبَاعَ الْيَقِينَ بِشَكِّهِ، وَ الْعَزِيمَةَ بِوَهْنِهِ، وَ اسْتَبَدَلَ بِالْجَدَلِ وَجَلًا، وَ بِالْإِغْتِرَارِ نَدَمًا.

پھر اللہ نے آدم علیہ السلام کو ایسے گھر میں ٹھہرایا جہاں ان کی زندگی کو خوشگوار رکھا، انہیں شیطان اور اس کی عداوت سے بھی ہوشیار کر دیا، لیکن ان کے دشمن نے ان کے جنت میں ٹھہرنے اور نیکو کاروں میں مل جل کر رہنے پر حسد کیا اور آخر کار انہیں فریب دے دیا۔ آدم علیہ السلام نے یقین کو شک اور ارادے کے استحکام کو کمزوری کے ہاتھوں بیچ ڈالا، مسرت کو خوف سے بدل لیا اور فریب خوردگی کی وجہ سے ندامت اٹھائی۔

ثُمَّ بَسَطَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ لَهُ فِي تَوْبَتِهِ، وَلَقَّاهُ كَلِمَةً رَحْمَتِهِ، وَوَعَدَهُ الْمَرَدَّ إِلَى جَنَّتِهِ، فَاهْبَطَهُ إِلَى دَارِ الْبَلِيَّةِ، وَتَنَاسَلَ الذَّرِّيَّةُ.

پھر اللہ نے آدم علیہ السلام کیلئے توبہ کی گنجائش رکھی، انہیں رحمت کے کلمے سکھائے، جنت میں دوبارہ پہنچانے کا ان سے وعدہ کیا اور انہیں دار ابتلا و محل افزائش نسل میں اتار دیا۔

وَاصْطَفَى سُبْحَانَهُ مِنْ وَلَدِهِ أَنْبِيَاءَ، أَخَذَ عَلَى الْوَحْيِ مِيثَاقَهُمْ، وَ عَلَى تَبْلِيغِ الرِّسَالَةِ أَمَانَتَهُمْ، لَمَّا بَدَّلَ أَكْثَرُ خَلْقِهِ عَهْدَ اللَّهِ إِلَيْهِمْ، فَجَهِلُوا حَقَّهُ، وَاتَّخَذُوا الْأَنْدَادَ مَعَهُ، وَاجْتَالَتْهُمْ الشَّيَاطِينُ عَنْ مَعْرِفَتِهِ، وَاقْتَطَعَتْهُمْ عَنْ عِبَادَتِهِ، فَبَعَثَ فِيهِمْ رَسُولَهُ، وَوَاتَرَ إِلَيْهِمْ أَنْبِيَائَهُ، لِيَسْتَأْذِنُوهُمْ مِيثَاقَ فِطْرَتِهِ، وَيَذَكِّرُوهُمْ مَنْسَى نِعْمَتِهِ، وَيَحْتَجُّوا عَلَيْهِمْ بِالتَّبْلِيغِ، وَيُثِيرُوا لَهُمْ دَفَائِنَ الْعُقُولِ، وَيُزَوِّدُوهُمْ الْآيَاتِ الْمُقَدَّرَةَ: مِنْ سَقْفِ فَوْقَهُمْ مَرْفُوعٍ، وَمِهَادٍ تَحْتَهُمْ مَوْضُوعٍ، وَمَعَاشٍ تُحْيِيهِمْ، وَاجَالٍ تُفْنِيهِمْ، وَأَوْصَابٍ تُهَرِّمُهُمْ، وَأَحْدَاثٍ تَتَابِعُ عَلَيْهِمْ.

اللہ سبحانہ نے ان کی اولاد سے انبیاء علیہم السلام چنے، وحی پر ان سے عہد و پیمان لیا، تبلیغ رسالت کا انہیں امین بنایا، جبکہ اکثر لوگوں نے اللہ کا عہد بدل دیا تھا، چنانچہ وہ اس کے حق سے بے خبر ہو گئے اور اس کا شریک بنا ڈالا، شیاطین نے اس کی معرفت سے انہیں روگرداں اور اس کی عبادت سے الگ کر دیا۔ اللہ نے ان میں اپنے رسول مبعوث کئے اور لگاتار انبیاء بھیجے تاکہ ان سے فطرت کے عہد و پیمان پورے کرائیں، اس کی بھولی ہوئی نعمتیں یاد دلائیں، پیغام ربانی پہنچا کر حجت تمام کریں، عقل کے دھندوں کو ابھاریں اور انہیں قدرت کی نشانیاں دکھائیں: یہ سروں پر بلند بام آسمان، ان کے نیچے بچھا ہوا فرش زمیں، زندہ رکھنے والا سامان معیشت، فنا کرنے والی اجلیں، بوڑھا کر دینے والی بیماریاں اور پے در پے آنے والے حادثات۔

وَلَمْ يُخَلِّ اللَّهُ سُبْحَانَهُ خَلْقَهُ مِنْ نَبِيِّ مُرْسَلٍ، أَوْ كِتَابٍ مُنْزَلٍ، أَوْ حُجَّةٍ لَازِمَةٍ، أَوْ مَحَبَّةٍ قَائِمَةٍ، رُسُلٌ لَا تُقْصِرُ بِهِمْ قِلَّةٌ عَدَدِهِمْ، وَلَا كَثْرَةُ الْمُكَذِّبِينَ لَهُمْ، مِنْ سَابِقِ سُمِّيَ لَهُ مَنْ بَعْدَهُ، أَوْ غَايِرِ عَرَفَهُ مِنْ قَبْلَهُ.

اللہ سبحانہ نے اپنی مخلوق کو بغیر کسی فرستادہ پیغمبر یا آسمانی کتاب یا دلیل قطعی یا طریق روشن کے کبھی یونہی نہیں چھوڑا۔ ایسے رسول، جنہیں تعداد کی کمی اور جھٹلانے والوں کی کثرت درماندہ و عاجز نہیں کرتی تھی، ان میں کوئی سابق تھا جس نے بعد میں آنے والے کا نام و نشان بتایا، کوئی بعد میں آیا جسے پہلا پہنچنا چکا تھا۔

عَلَى ذَلِكَ نَسَلَتْ الْقُرُونُ، وَمَضَتْ الدُّهُورُ، وَسَلَفَتِ الْأَبَاءُ، وَخَلَفَتِ الْأَبْنَاءُ.

اسی طرح مدتیں گزر گئیں، زمانے بیت گئے، باپ داداؤں کی جگہ پر ان کی اولادیں بس گئیں۔

إِلَى أَنْ بَعَثَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَانْجَازِ عِدَّتِهِ وَتَمَامِ نُبُوَّتِهِ، مَاخُذًا عَلَى النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُ، مَشْهُورَةً سِمَاتُهُ، كَرِيمًا مِيلَادُهُ. وَأَهْلُ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ مِلَّةٌ مُتَفَرِّقَةٌ، وَأَهْوَاءٌ مُنْتَشِرَةٌ، وَطَرَائِقُ مُتَشَتَّتَةٌ، بَيْنَ مُشَبِّهِ اللَّهِ بِخَلْقِهِ، أَوْ مُلْحَدٍ فِي اسْمِهِ، أَوْ مُشِيرٍ إِلَى غَيْرِهِ، فَهَذَاهُمْ بِهِنَّ مِنَ الضَّلَالَةِ، وَأَنْقَذَهُمْ بِمَكَانِهِ مِنَ الْجَهَالَةِ.

یہاں تک کہ اللہ سبحانہ نے ایفائے عہد و اتمام نبوت کیلئے محمد ﷺ کو مبعوث کیا، جن کے متعلق نبیوں سے عہد و پیمان لیا جا چکا تھا، جن کے علامات (ظہور) مشہور، محل ولادت مبارک و مسعود تھا۔ اس وقت زمین پر بسنے والوں کے مسلک جدا جدا، خواہشیں متفرق و پرآگندہ اور راہیں الگ الگ تھیں۔ یوں کہ کچھ اللہ کو مخلوق سے تشبیہ دیتے، کچھ اس کے ناموں کو بگاڑ دیتے، کچھ اسے چھوڑ کر اوروں کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ خداوند عالم نے آپ کی وجہ سے انہیں گمراہی سے ہدایت کی راہ پر لگایا اور آپ کے وجود سے انہیں جہالت سے چھڑایا۔

ثُمَّ اخْتَارَ سُبْحَانَهُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِقَائِهِ، وَرَضِيَ لَهُ مَا عِنْدَهُ، وَ أَكْرَمَهُ عَنْ دَارِ الدُّنْيَا، وَرَغِبَ بِهِ عَنْ مُقَارَنَةِ الْبَلْوَى، فَقَبَضَهُ إِلَيْهِ كَرِيمًا ﷺ، وَخَلَّفَ فِيكُمْ مَا خَلَفَتِ الْأَنْبِيَاءُ فِي أُمَمِهَا، إِذْ لَمْ يَتْرُكُوهُمْ هَمَلًا، بِغَيْرِ طَرِيقٍ وَاضِحٍ، وَلَا عِلْمٍ قَائِمٍ:

پھر اللہ سبحانہ نے محمد ﷺ کو اپنے لقاء و قرب کیلئے چنا، اپنے خاص انعامات آپ کیلئے پسند فرمائے اور دار دنیا کی بود و باش سے آپ کو بلند تر سمجھا اور زحمتوں سے گھری ہوئی جگہ سے آپ کے رخ کو موڑا اور دنیا سے باعزت آپ کو اٹھا لیا۔ حضرت تم میں اسی طرح کی چیز چھوڑ گئے جو انبیاء اپنی اُمتوں میں چھوڑتے چلے آئے تھے۔ اس لئے کہ وہ طریق واضح و نشان محکم قائم کئے بغیر یوں ہی بے قید و بند

انہیں نہیں چھوڑتے تھے۔

كِتَابِ رَبِّكُمْ فِيكُمْ مُبَيِّنًا حَلَالَهُ وَحَرَامَهُ، وَفَرَائِضَهُ وَفَضَائِلَهُ، وَنَاسِخَهُ وَمَنْسُوخَهُ، وَرُخْصَهُ وَعَزَائِمَهُ، وَخَاصَّهُ وَعَامَّهُ، وَعَبَرَهُ وَأَمْثَالَهُ، وَمُرْسَلَهُ وَمَحْدُودَهُ، وَمُحْكَمَهُ وَمُتَشَابِهَهُ، مُفَسِّرًا مُجْمَلَهُ، وَمُبَيِّنًا غَوَامِضَهُ.

پیغمبر ﷺ نے تمہارے پروردگار کی کتاب تم میں چھوڑی ہے۔ اس حالت میں کہ انہوں نے کتاب [۲] کے حلال و حرام، واجبات و مستحبات، ناسخ و منسوخ، رخص و عزائم، خاص و عام، عبر و امثال، مقید و مطلق، محکم و متشابہ کو واضح طور سے بیان کر دیا، مجمل آیتوں کی تفسیر کر دی، اس کی گتھیوں کو سلجھا دیا۔

بَيِّنَ مَا خُوِذَ مِيثَاقُ عِلْمِهِ، وَ مُوسَّعَ عَلَى الْعِبَادِ فِي جَهْلِهِ، وَ بَيَّنَ مُثَبَّتٍ فِي الْكِتَابِ فَرْضَهُ، وَ مَعْلُومٍ فِي السُّنَّةِ نَسْخَهُ، وَ وَاجِبٍ فِي السُّنَّةِ أَخْذَهُ، وَ مُرَخَّصٍ فِي الْكِتَابِ تَرْكُهُ. وَ بَيَّنَ وَاجِبٍ بِوَقْتِهِ، وَ زَائِلٍ فِي مُسْتَقْبَلِهِ، وَ مُبَايِنٍ بَيْنَ مَحَارِمِهِ، مِنْ كَبِيرٍ أَوْعَدَ عَلَيْهِ نِيرَانَهُ، أَوْ صَغِيرٍ أَرَصَدَ لَهُ غُفْرَانَهُ، وَ بَيَّنَ مَقْبُولٍ فِي آذَنِهِ، وَ مُوسَّعٍ فِي أَقْصَاهُ.

اس میں کچھ آیتیں وہ ہیں جن کے جاننے کی پابندی عائد کی گئی ہے اور کچھ وہ ہیں کہ اگر اس کے بندے ان سے ناواقف رہیں تو مضائقہ نہیں۔ کچھ احکام ایسے ہیں جن کا وجوب کتاب سے ثابت ہے اور حدیث سے ان کے منسوخ ہونے کا پتہ چلتا ہے اور کچھ احکام ایسے ہیں جن پر عمل کرنا حدیث کی رو سے واجب ہے لیکن کتاب میں ان کے ترک کی اجازت ہے۔ اس کتاب میں بعض واجبات ایسے ہیں جن کا وجوب وقت سے وابستہ ہے اور زمانہ آئندہ میں ان کا وجوب برطرف ہو جاتا ہے۔ قرآن کے محرمات میں بھی تفریق ہے: کچھ کبیرہ ہیں جن کیلئے آتش جہنم کی دھمکیاں ہیں اور کچھ صغیرہ ہیں جن کیلئے مغفرت کے توقعات پیدا کئے ہیں، کچھ اعمال ایسے ہیں جن کا تھوڑا سا حصہ بھی مقبول ہے اور زیادہ سے زیادہ اضافہ کی گنجائش رکھی ہے۔

[مِنْهَا: فِي ذِكْرِ الْحَجِّ]

[اسی خطبہ میں حج کے سلسلہ میں فرمایا:]

وَفَرَضَ عَلَيْكُمْ حَجَّ بَيْتِهِ الْحَرَامِ، الَّذِي جَعَلَهُ قِبْلَةً لِلْأَنَامِ، يَرُدُّونَهُ وَرُودَ الْأَنْعَامِ، وَيَا لَهْوَنَ إِلَيْهِ وَهُوَ الْحَمَامِ.

اللہ نے اپنے گھر کا حج تم پر واجب کیا جسے لوگوں کا قبلہ بنایا ہے، جہاں لوگ اس طرح کھینچ کر آتے ہیں جس طرح بیا سے حیوان پانی کی طرف اور اس طرح وارفنگی سے بڑھتے ہیں جس طرح کبوتر اپنے آشیانوں کی جانب۔

جَعَلَهُ سُبْحَانَهُ عَلَامَةً لِّتَوَاضِعِهِمْ لِعَظَمَتِهِ، وَادْعَانِهِمْ لِعِزَّتِهِ، وَاخْتَارَ مِنْ خَلْقِهِ سُمَاعًا أَجَابُوا إِلَيْهِ دَعْوَتَهُ، وَصَدَّقُوا كَلِمَتَهُ، وَوَقَفُوا مَوَاقٍ